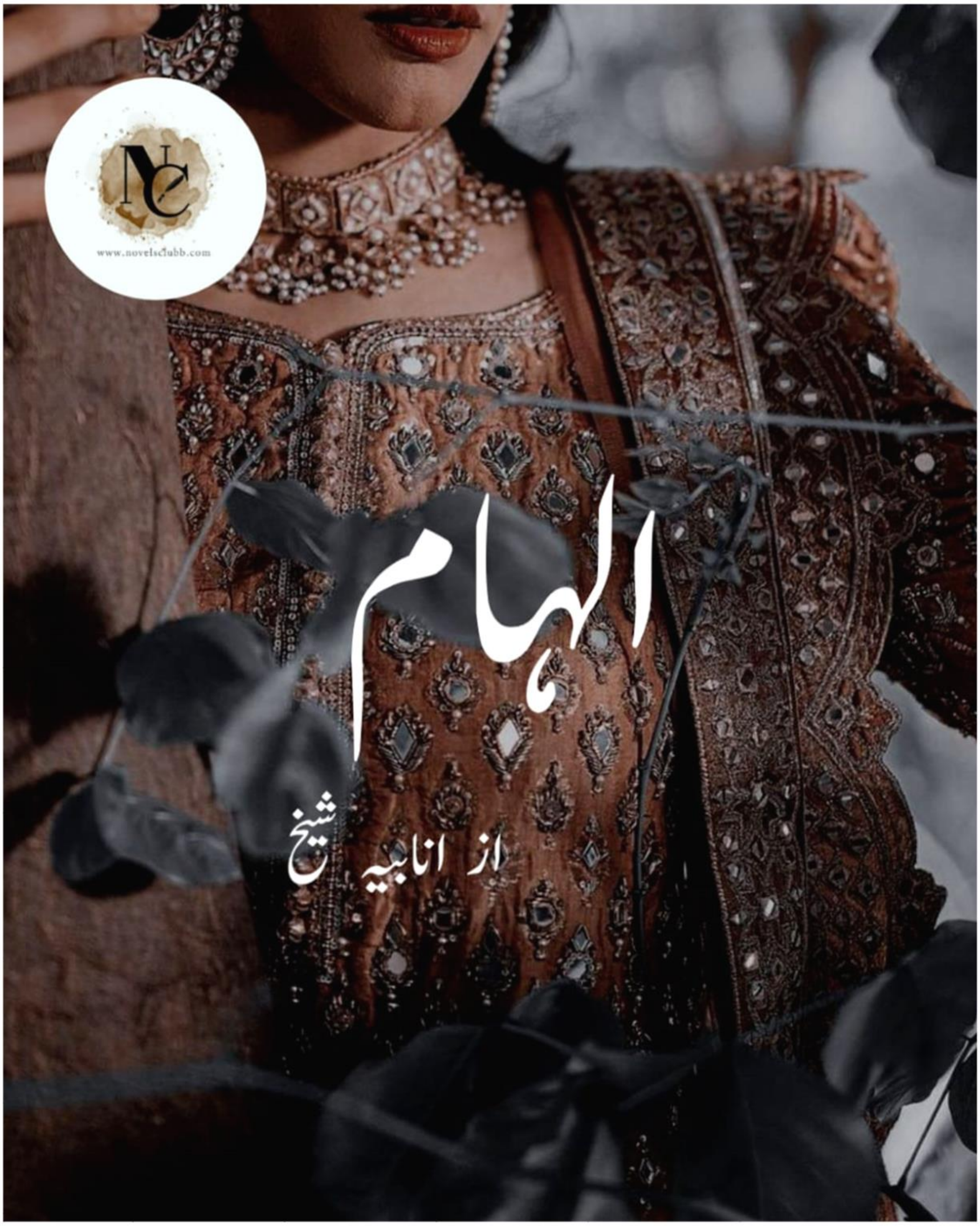
www.novelsclubb.com
الہام
از انابیہ شیخ

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

الہام از انابیہ شیخ

الہام ناول اس لڑکی کے نام جو پہلے کمزور ہوا کرتی تھی جو اپنے نفس میں بے قابو ہو کر ہر وہ حد پار کرنا چاہتی تھی جسے اللہ نے منع فرمایا اور یک بیک اُسکی زندگی نے اس طرح پلٹا کھایا کہ وہ حالات کے رویے سے مجبور ہو کر اپنا راستہ خود بنانے چل پڑی اور اس سفر میں اُسکے محرم نے اسکے ساتھ دیا جسے اللہ نے اسکے لئے ازل سے چنا تھا۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر آٹھ۔

"کیا ہے چھوٹو جب دیکھو میرا موبائل لیکر اُڑے رہتے ہو۔ مجال ہو کہ اگر میں نے اپنی جگہ پر رکھا ہو تو وہ اسی جگہ واپس ملے۔" عون بڑبڑاتا ہوا لاؤنج میں داخل ہو کر صوفے پر بیٹھے تیمور سے کہا۔ یونی سے آکر وہ سو گیا تھا اور اب مغرب کا ٹائم ہونے کو تھا وہ اٹھا اور اپنا موبائل اپنے پاس نہ دیکھ کر اس کی جان ہلق میں آگئی تھی۔ gen-z کی طرح وہ بھی موبائل سے ایک منٹ نہیں دو ورہ سکتا تھا۔

"کیا ہر وقت دوسروں کا موبائل لیکر بیٹھے رہتے ہو۔اپنا موبائل یوز کرو نا اوہ سوری! تمہارے پاس تو اپنا موبائل ہی نہیں ہے۔" ساتھ ہی موبائل جھپٹا۔

"مما۔" تیمور نشوہ کے پاس گیا۔

"کیا ہے عون تنگ نہ کرو۔" وہ انسنی کرتا ڈھیٹ بن اچھل کر صوفے پر بیٹھا۔

"تم آج کل بہت تنگ کرنے لگے ہو عون۔" اُن کی بات خاطر میں نہ لاتے دیکھ آپی دوبارہ بولیں۔

"چائے کی طلب ہو رہی ہے۔" پیر جھلاتے ہوئے موبائل چلاتا وہ بے فکری سے بولا۔

"جا کر بوا سے کہہ دو بلکہ ایک کام کرو تم خود ہی جا کر بنا کر لے آؤ۔ آپی نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس سے اچھا میں باہر جا کر چائے کی ٹپری سے پی کر آ جاؤں۔"

"ٹھیک ہے جاؤ۔" کوئی فرق نہیں پڑا تھا بلکہ اس وقت تیمور کے بالوں کو سہلایا جا رہا تھا۔

"سارا پیار بس اس پر ہی لٹا دیں میں تو اٹھا کر آیا ہوں نہ۔" وہ جل کر بولا۔

"تم آج گھر میں کیسے نظر آرہے ہو۔" اسے شک بھری نظروں سے آپی نے دیکھا۔اُس کی حرکتیں بھی تو ویسے ہی تھیں۔

"کیسے باہر جاؤں بائک تو آپ لوگوں نے قبضے میں رکھی ہے۔" رونا رویا گیا۔

"اوئے چھوٹو اِدھر آؤ۔" تیمور کو اپنے پاس بلایا۔

"جی بھائی جان۔"

اتنی عزت وہ کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔

"اپنا موبائل دینگے پھر۔" تیمور نے شرط رکھی۔

"زیادہ دماغ نہ چلاؤ۔امی اس کا ایڈمشن وغیرہ کروائیں۔اس کی عمر کے بچے تیسری چوتھی کلاس میں پڑھتے ہیں۔موبائل یوز کر کر کے ماہر ہو گیا ہے یہ۔"

اُس کے سر پر ایک چپت بھی دھری۔

"عون۔" نشوہ نے اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

"اپنے دماغ سے کھیلو نا۔" تیمور نے اپنے بال صحیح کرتے ہوئے تپاک سے جواب دیا۔ عون کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"دیکھ رہی ہیں امی اس کو۔" وہ آنکھیں پھاڑ کر تیمور کو دیکھ رہا تھا جواب کہیں سے بھی بچا نہیں لگ رہا تھا۔

جہانگیر آفس سے واپس آچکا تھا اور روزمرہ کی طرح لاؤنج میں آکر سلام کرتے اور خیریت لیتے بیٹھا تھا۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟" وہ usually مغرب بعد ہی گھر آتا تھا۔ اسے اتنی جلدی دیکھ نشوہ فکر مند لہجے میں اس سے پوچھنے لگی۔ ناراضگی اپنی جگہ مگر خیال رکھنا نہیں بھولیں تھیں۔

"ہاں کیا ہونا ہے میری طبیعت کو؟ بس ایک چائے کا کپ مل جاتا۔" وہ صوفے کی بیک پر پیٹھ سیدھی کرتے ہوئے بولا۔

"میں لیکر آتی ہوں۔" آپی اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"امی ی۔۔۔ی۔۔"عون نے صدمے سے اُنھیں پکارا۔"مطلب ٹھیک ہے۔ میں غیر ہوں نا ابھی میں نے بھی چائے مانگی تھی۔

مگر۔۔نہیں عون تو اٹھا کر آیا ہے۔"وہ انسنی کرتی چلی گئیں۔

"اور باقی سب کہاں ہیں؟"جہانگیر نے ادھر اُدھر کھوجتی نظروں سے کہا۔

"نانو اور نانا گئے ہیں پڑوس میں انشی بھی ان کے ساتھ ہے اور چھوٹے ماموں اپنے روم میں ہیں اور باقی آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔"وہ اپنی اور تیمور کی طرف اشارہ کر کے بولا۔جان بوجھ کر فاطمہ کا نام وہ گول کر گیا آیا وہ پوچھتا ہے یا نہیں۔

"۔۔۔۔۔فاطمہ۔۔۔"جہانگیر فاطمہ کا نام لیتے وقت تھوڑا خفت کا شکار ہوا۔

"تو یہ پوچھیے نہ کہ مامی کہاں ہیں؟"مجال ہے جو عون صاحب سامنے والے کو سنبھلنے کا موقع دے دیں۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں پتہ۔ظاہر ہے اپنے روم میں ہی ہوں گی۔

کہیے تو بلا دوں؟"

"نہیں۔۔۔میں تو بس۔۔۔تمہارا تو سمیسٹر شروع ہونے والا ہے نہ۔ تیاری کیسی جارہی ہے؟" وہ بات گول کر گیا تھا۔

"جی ہاں۔" عون اسکو یوں گڑبڑاتا دیکھ چھیڑنے کا ارادہ موقف کر کے سیریس لہجے میں بولا مگر پھر رہا نا گیا۔

"بائی داوے کل جو بھوت چڑھا تھا کیسے اُترا۔۔۔۔؟"

"عون۔" اُس نے تنبیہہ کی۔

"ارے! میں تو بس انفارمیشن کے لیے پوچھ رہا تھا۔" دونوں ہاتھ اٹھا کر اُسے شانت رہنے کا اشارہ دیا۔

"لیواٹ! میں اپنے کمرے میں جارہا ہوں۔" وہ منہ بناتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ فاطمہ کمرے بھی نہیں تھی۔ اسے بلانے کا ارادہ موقف کرتے ہوئے کی چین اور اپنا موبائل رکھ کر اس نے پہلی بار صحیح جگہ سے اپنے کپڑے نکالے تھے اور واشروم میں گھس گیا۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ اس وقت ٹیرس پر کھڑی آسمان میں پھیلے پیلے نارنجی شعلوں کا مزہ لے رہی تھی۔ مغرب ہونے کو بس کچھ ہی وقت باقی تھا اسلئے نیچے اتر کر اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ کمرہ پہلے سے کھلا تھا۔ غالباً جہانگیر گھر آچکا ہے اُسنے اندازہ لگایا ۔وہ آکر چپ چاپ صوفے پر بیٹھ گئی۔

تبھی فون کی رنگ بجی نظر اٹھا کر دیکھا مگر اس نے کال نہیں پک کی۔ دو تین بار فون بج کر اب بند ہو گیا اور اسکرین ایک بار پھر جلی۔ اب وہ آگے بڑھ کر اُسکا فون ہاتھ میں لیکر دیکھنے لگی۔ انجانے نمبر سے مسیج موبائل کی اسکرین پر آیا تھا جس میں کسی جگہ کا ایڈریس تھا وہ کنفیوز ہو گئی۔ پورا مسیج پڑھ بھی نہیں سکتی مگر موبائل کھول کر نہیں دیکھا اسے واپس رکھ دیا اور جہانگیر کا انتظار کرنے لگی۔

وہ بڑے مگن انداز میں تولیے سے سر رگڑتے ہوئے باہر نکلا تو اسے سامنے دیکھ کر ایک پل کو رکا مگر پھر چلتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑا ہو گیا۔

"کہاں تھی تم۔" اُس کی طرف ڈائریکٹ دیکھنے سے احتراز کرتا وہ آئینے میں اسے دیکھتا بولا۔

"کہیں نہیں یہیں پر تو تھی۔آپ مجھے مس کرنے لگ گئے ہیں؟" وہ اعتماد سے مسکرائی۔جہانگیر نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"کہیں جارہے ہیں آپ۔" اس نے اس کی تیاری دیکھ کر کہا۔

"ہم ایک دوست کے ساتھ میٹنگ تھی وہیں۔" وہ تھوڑا رک رک کر اُسے جواب دے رہا تھا۔دل میں دھڑکا سا بھی لگا تھا۔

"اوکے تو ڈنر باہر ہی کرنگے؟"

"دیکھتے ہیں ابھی پہنچ تو جاؤں۔" اس نے برش اپنے بالوں میں پھیرتے ہوئے کہا.

"اچھا میں نکل رہا ہوں کوئی پوچھے تو بتا دینا۔" جلدی جلدی برش رکھ کر واپس سے اپنا فون اور کی چین اٹھاتے ہوئے بولا۔

"ٹیک کیئر!" وہ اٹھ کر بولی اور جب تک وہ چلا نہ گیا وہ اسکی پشت تکتی رہی من ہی من میں آیتِ کریمہ کا حصار اس پر باندھا۔دل میں ایک اندیشہ تھا اور آج کل وہ کچھ زیادہ ہی اُسے اچھا لگنے لگا تھا۔

"کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں؟"

"کیا یہ حقیقت ہے؟" یہ وہ سوالات تھے جو وہ خود سے پوچھ رہی تھی

"خوشی"

"یہ وہ چیز ہے جو میں نے پہلے کبھی نہیں محسوس کی تھی، آپ کو لیکر مجھے اب کوئی ڈر نہیں ستاتا کہ میں آپ کو کھودوں گی۔ نہ ہی میں اس درد کا تجربہ کرنا چاہتی ہوں کہ جسے چاہا اُسے پا کر میں کھودوں۔" وہ خود سے باتیں کرتی اُسکے خیال سے بولی۔

"حقیقت یہ ہے کہ میں آپ سے دل کی گہرائیوں سے پیار محسوس کرنے لگی ہوں جو زبانی اظہار سے باہر ہے۔ جب میں آپ کے ہاتھ چھوتی ہوں تو یہ ایک ایسا تجربہ بن جاتا ہے جس کا موازنہ صرف محبت کے عروج کی خوشی سے کیا جا سکتا ہے۔ آپ کے لبوں کا لمس خود پر محسوس کرنا مجھے ایسی جگہوں پر لے جاتا ہے جہاں لوگ صرف فینٹسی کا تجربہ کرتے ہیں۔" وہ اپنے گالوں پر اسکا لمس محسوس کرتی خود میں سمٹی۔

"میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں۔اقرار کرنا چاہتی ہوں کہ آپ جب مجھے محبت دیتے ہو،عزت دیتے ہو،ایسی محبت جو نہ خریدی جاسکتی ہے اور نہ ہی آسانی سے ملتی ہے،اس وقت میرا دل کرتا ہے آپ سے کھل کر اظہار کروں کہ میں آپ سے محبت کرنے لگی ہوں جہانگیر۔" صوفے سے اٹھ کر گول گول گھومتی خوشی سے ناچتی وہ چینخی۔اُسکی آواز کمرے میں گونجی۔

****

آپ محبت کو سمجھ نہیں پاتے ہیں۔جسے آپ محبت کہتے ہیں وہ یا تو اٹریکشن ہوتا ہے یہ پھر ایک اوبسیشن جسمیں بہک کر آپ اپنے دل و دماغ کے کہے کو انکار کر کے اپنی خواہشوں کے مطابق چلتے ہیں۔

دل محض ایک گوشت کا لوتھڑا ہی نہیں ایک پیچیدہ آرٹ کی طرح ہوتا ہے ۔ابلتے ہوئے جذبات کے ہزاروں دھاگوں سے بنا ایک گھر۔یہ محبتوں،دلوں

www.novelsclubb.com

کے ٹوٹنے،امید،خوف،فتوحات،شکست،تمنّا،ندامت اور یقین کا بنا شیشے کا ایک جار ہوتا ہے۔ہر وہ جذبہ جو آپ نے کبھی محسوس کیا ہو اس جار میں پھنسا ہے اور ایک تتلی کی طرح اپنے پروں کو پھڑپڑھاتا ہے۔نشوہ آپی ہمیشہ کی طرح لان میں بیٹھی تو وہ اُنکے پاس آکر چپ چاپ بیٹھ گئی اور اُن سے محبت کے بارے میں پوچھ بیٹھی تھی۔ہمیشہ کی طرح اُن کے جواب میں اسے اپنے سوالوں کا جواب مل گیا تھا۔

"تو آپکی نظر میں پہلی محبت کیا ہے؟کیا وہ احساس دل میں رہتے ہیں یا پھر وقت ۔۔۔۔۔کے ساتھ آگے بڑھنے پر ختم ہو جاتے ہیں؟"فاطمہ نے گردن موڑ کر انہیں دیکھا جو اس وقت اندھیرے میں کالے آسمان کو اپنی نظروں میں سمو رہی مگر آسمان تھا کہ آنکھوں میں پورا آتو جاتا مگر جتنی دور نظر دوڑاتی وہ اتنی ہی دور تک پھیلا نظر آتا تھا مگر سماتا ہی نہیں تھا۔

"مجھے محبت کے اصل اصول تو نہیں معلوم مگر میں اتنا کہہ سکتی ہوں کہ پہلی محبت ریڈیم(ایک شعاعی فلزاتی عنصر)کے مانند ہوتی ہے۔یہ اندھیرے میں

بھی چمکتی ہے اور اسکی یادیں خوفناک اندھیرے میں بھی محفوظ رکھتی ہے۔ شیشے کا برتن کبھی بھی کسی یاد کو بھاگنے نہیں دیتا ہے۔

یہ روح کا محافظ، وفادار محافظ ہے۔

تم خود بی ایس سی کی اسٹوڈنٹ ہو۔ تمہیں محبت اور کیمسٹری کے بارے میں زیادہ پتہ ہو گا۔ آپی نے اس سے کہا۔

پر پہلی محبت کا جواب ابھی بھی نہیں پتہ؟ وہ گہری آہ بھر کر اندھیرے کو تکتے ہوئے اُن کی بات نظر انداز کرتی دھیمے سے بولی۔

آپی نے غور سے اسکے چہرے کو دیکھا۔ اُسکے چہرے پر سارے جذبات آآ کر غائب ہو جا رہے تھے۔ اُسکی نظروں میں اضطراب تھا یا شاید وہ حد سے زیادہ کنفیوز تھی۔

www.novelsclubb.com

"پہلی محبت نارنجی نیلا شعلہ ہے جو چمکتا ہے اور افسوس کہ دل وہ کیڑا ہے جو اس روشنی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ بنا جانے بنا سوچے سمجھے اپنے انجام کے

بارے میں سوچے بغیر کہ شعلہ تو کیڑے کو کھا جاتا ہے۔"آپی نے اُسکے دل کی حالت سے انجان ہو کر کڑوا سچ بتایا۔

"آپ کے الفاظ سید ھادل پر اثر کرتے ہیں۔ اگر آپ نہیں ہو تیں تو میں پتہ نہیں کیسے اکیلے رہتی۔"وہ آنکھوں میں آئے موتیوں کو پلک جھپکتی اندر کرتی مسکراتی بولی۔

"اچھا۔۔ایسا ہے کیا۔؟"وہ شفقت سے مسکرادیں۔

"تم آدھی رات کو جاگ رہی ہو؟"سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔

"آپ بھی تو جاگ رہی ہیں۔"وہ تپاک سے بولی

"میری بات الگ ہے اب اس عمر میں نیند کہاں آتی ہے اگر آتی ہے تو کم آتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اب اتنی بھی بڑی عمر کی نہیں ہوئی ہیں آپ۔"اُن کے کندھے پر اپنے ہاتھوں کا گھیرا بنا کر انہیں چھیڑا۔

"اکچولی جہان کہیں گئے میٹنگ کے لیے اور مجھے اکیلے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔"

"میٹنگ۔۔۔۔آدھی رات ہونے کو ہے فاطمہ۔تم نے پوچھا نہیں؟" نشوہ فکر مند ہوئیں۔

"ابھی کہاں آدھی رات ہوئی ہے گیارہ ہی تو بج رہے ہیں۔" اپنے موبائل کی اسکرین جلا کر وہ ٹائم دیکھتی ہوئی بولی۔

"آنے دو اسے پوچھتی ہوں۔آدھی رات کو کون سی کمپنی میٹنگ کرتی ہے۔" وہ کوفت زدہ لہجے میں بولیں۔ تبھی گیٹ پر کھٹکا ہوا اور آٹو میٹک گیٹ سے جہانگیر کی گاڑی سر سراتی ہوئی اندر آئی تھی۔کارپورٹیکو میں کھڑی کر کے وہ دبے دبے قدموں سے اندر جانے لگا تھا۔

"جہانگیر۔"اندھیرے میں اپنا نام سنکر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑی وہ جھٹکے سے مڑا۔پیچھے آپی اور فاطمہ کو کھڑی دیکھ اطمینان سے گہری سانس لی۔

"آپ اس وقت جاگ رہی ہیں." وہ فاطمہ کو تیز نظروں سے گھورتا آپی سے بولا

۔

"پکلاسی نے خبر دی ہو گی کہ میں غائب ہوں۔"اُس نے من میں سوچا۔

"اسے کیا دیکھ رہے ہو ادھر دیکھو۔یہ کوئی شریفوں کا طریقہ ہے آدھی راتوں کو گھر سے باہر رہنا۔"وہ ڈانٹنے پر آئی تو اس کے ہاتھ پر جوڑنے پر ہی رکیں ۔

"کیا کر رہی ہیں آپی؟دادا جان اٹھ گئے تو میری خیر نہیں ہو گی۔"فاطمہ اُسکی دُرگت بنتے دیکھ دھیرے دھیرے مسکرا رہی تھی۔

"میں جا رہا ہوں اپنے روم میں۔"جہانگیر اُس کے مسکرانے پر اور چڑ گیا تھا۔

"یہ تمہارے لیے آخری وارننگ ہے آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔"آپی پیچھے سے اُسے وارن کرتی ہوئی بولیں۔

www.novelsclubb.com

"تم بھی جاؤ اپنے کمرے میں۔"اسے بھی گھورا۔

"جا رہی ہوں موڈ نہیں دیکھ رہی ابھی جاؤں گی تو مجھے ڈانٹ سُننی پڑے گی ۔"وہ اُس کے یوں پیر پٹخ کر جانے پر ڈر کر بولی۔

"کچھ نہیں ہوتا فاطمہ یوں ڈر ڈر کر رہو گی تو پھر آگے کیسے ہو گا۔ جاؤ شاباش۔"

آپی یہ نہیں جانتی تھی کہ الٹا اُس نے جہانگیر کو ڈرا کر رکھا تھا مگر اس وقت معصوم بنی اپنے کمرے کی طرف چل دی۔ جہاں وہ غصے سے لیفٹ رائٹ کر رہا تھا۔

"مل گیا سکون۔" وہ اُسکے سر پر جا کھڑا ہوا۔

"میں نے کیا، کیا ہے؟" وہ منمنائی۔

"ہاں تم تو بہت معصوم ہو بلکل چھوٹی بچی ہو۔" وہ دانت پیس کر بولا۔

"ہاں وہ تو ہوں۔" وہ دھیرے سے بھنبھنا کر بولی۔ جہانگیر تک اسکی آواز نہیں پہنچی تھی۔

"کیا ضرورت تھی آپی کو بتانے کی؟" وہ اسی بات پر اٹکا تھا۔

"میں کیا کرونگی بتا کر؟"

"تو آدھی رات کو لان میں جن بھوتوں سے ٹپس لینے تو نہیں جا سکتی نا۔"

www.novelsclubb.com

"کہنا کیا چاہتے ہیں آپ میں چڑیل ہوں۔" وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر آگے بڑھی۔

جواب میں جہانگیر نے اس کی طرف آنکھوں سے اشارہ کیا مطلب تھا کہ "میں نے کچھ نہیں کہا تم ہی کہہ رہی ہو۔"

"مجھے نیند نہیں آرہی تھی تو میں بس واک کرنے گیں تھی۔"

"ہاں تو آدھی رات کو چڑیلیں ہی بھٹکتی ہیں۔" وہ مزاحیہ انداز میں بولا۔

"جہان۔۔۔" وہ اُسنے دانت کچکچائے۔

"مجھے آپکی فکر ہو رہی تھی۔ نیند بھی نہیں آرہی تھی۔" وہ اُسکے یوں کھل کر بولنے پر حیرت زدہ ہوا۔اُسکی فکر اُسے کیونکر ہونے لگی تھی۔

مگر پھر اپنے احساس پر قابو پاتے ہوئے وہ آگے بڑھا۔

"تمہیں میری فکر ہو رہی تھی۔" اُس کی آواز دھیمی ہوئی تھی۔ وہ اُس کے یوں لب و لہجہ بدلنے پر دھیرے دھیرے پیچھے کھسکتی جا رہی تھی اور وہ آگے بڑھتا ہوا اُسکے قریب ہوا تھا۔ وہ اُسکے کاندھے تک پہنچتی اُسکی دھڑکنیں با آسانی سے سن سکتی تھی۔

"فاطمہ۔"اُسکی بھاری ہوتی اواز پر اُسنے سر اٹھایا۔ماحول میں ایک فسوں سا طاری ہو گیا تھا۔اُسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی وہ گم سی ہوئی۔ڈوبتے سورج کا سا خمار تھا اسکی براؤن آنکھوں میں۔

"تمہیں میرے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"غبارے سے ہوا نکلی۔فاطمہ نے تھوک نگلا اور پھر خود کو سنبھالتی اس نے جہانگیر کو پرے ہٹایا۔

"ہاں صحیح کہہ رہے ہیں میں تو آپ کو ڈانٹ سے بچانا چاہ رہی تھی مگر خیر آپ کس سے میٹنگ کرنے گئے تھے یہ آپ نے نہیں بتایا۔"گڑبڑا کر اپنی خجالت مٹاتے ہوئے وہ بولی۔جواب ندارد تھا۔وہ کھڑی انتظار کرتی رہی مگر وہاں خاموشی تھی۔

"خیر۔۔۔۔۔رات کافی ہو گئی ہے گڈ نائٹ۔"وہ دھیرے سے چلتی بیڈ پر چڑھتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

جہانگیر واپس مڑ کر فاطمہ کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اُس کے جذبات ڈھونڈھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اندازہ لگانا مشکل تھا۔فاطمہ اپنے موبائل میں بزی ہو چکی تھی۔

سب سے پہلے اسے خود کو ری فریش کرنا تھا۔وہ نہانے کے لیے واشروم میں جا گھسا۔اس کے دروازہ بند کرنے پر وہ جلدی سے اٹھی۔اُسکا موبائل سامنے ہی رکھا تھا۔تھی تو غیر اخلاقی حرکت مگر اسے جاننا تھا پتہ نہیں کیوں اُسکی چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر رہی تھی۔

موبائل کھول کر کے وہ ڈائریکٹ گیلری میں گئی تھی مگر وہاں کچھ نہیں تھا پھر دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے WhatsApp اوپن کیا تھا اور سب سے اوپر کی چیٹ کھولتے ہوئے اُسکے ہاتھ کپکپا گئے۔

www.novelsclubb.com

سامنے والے کا نمبر نہیں سیو تھا مگر وہ ایک نظر میں دیکھتے ہوئے اسے پہچان گئی تھی۔جو آدھا ادھورا ایڈریس اس نے شام میں پڑھا تھا وہ اب پورا پڑھ رہی تھی۔ساتھ اُس نے اپنی اور جہانگیر کی سیلفی شیئر کی تھی۔

"بیسٹ فرینڈز فوریور۔" وہ لڑکی اچانک سے اُن کی زندگی میں آکر اور اب اس کے شوہر کو اس سے الگ کرنا چاہتی ہے۔ دوستی کی آڑ میں، مگر یہاں جہانگیر بھی برابر کا شریک تھا۔

"تو جہانگیر تم بھی باقی مردوں کی طرح نکلے دھوکے باز۔" ایک تلخ سی سوچ اُس کے ذہن میں آئی اور اُس کی آنکھوں میں آنسو آئے۔ چپ چاپ وہ موبائل رکھ کر پژمردہ سی لیٹ گئی۔ اُس کے دل کی دنیا منتشر ہو چکی تھی۔

ایک بار پھر سے وقت کروٹ لینے کو تھا۔

نہا کر فریش ہو کر وہ چینج کر کے صوفے پر لیٹ بھی چکا تھا مگر فاطمہ نے کوئی حرکت نہیں کی۔ اُن لوگوں نے دِن رکھا تھا کہ ایک ہفتے وہ بیڈ اور فاطمہ صوفے پر اور پھر جہانگیر صوفے پر فاطمہ بیڈ پر سوئے گی۔

www.novelsclubb.com

"شاید سو چکی ہے" اس نے سوچا اور اپنا تکیہ دُرست کرنے لگا۔

"لائٹ کون آف کریگا؟" فاطمہ نے چادر کے اندر منہ کیے دانت کچکچا کر کہا۔

"بند کر رہا ہوں۔" چین سے نہیں جینے دینا مجھے۔ اس نے جل کر سوچا۔

"جلدی بند کریں مجھے نیند آرہی ہے۔" اسے بیتحاشا غصہ آرہا تھا مگر خود پر کنٹرول کیے لیٹی رہی کہ پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔اس کے دل میں ایک پل میں ہی اس کے لئے غلط فہمیاں پل چکی تھیں۔

"تھوڑی دیر ویٹ کر لو۔" وہ سائڈ سے بک اٹھاتے ہوئے بولا۔ "کیوں آپ نے مچھلی کا کانٹا نکالنا ہے کیا آدھی رات کو؟" وہ غصے سے اٹھ کر بولی۔

"ایسا ہی سمجھ لو۔" کہہ کر اُس نے بک کھولی۔اس نے اسکے چہرے کی طرف نہیں دیکھا جو اس وقت خود کو کنڑول کرتے ہوئے سرخ ہوا جا رہا تھا۔

"اور ویسے بھی روز میں ہی بند کرتا ہو لائٹ آج تم بند کر لو۔" وہ کتاب میں منہ دیے بولا۔

"کل بھی میں نے بند کی تھی اور اس سے پہلے بھی۔آپ جا کر بند کریں نہیں تو میں آدھی رات کو چلا کر سب کو اٹھا دوں گی۔"

"او کے چلاؤ۔" اب کہ وہ کتاب رکھ کر اطمینان سے اُسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"جہان۔" فاطمہ روہانسی ہو گئی۔اس کے دماغ میں بار بار وہ تصویر آ جا رہی تھی۔

"او کے مت بند کریں۔" اپنے آنسو روکتی واپس اپنی پہلی پوزیشن میں آگئی اور چادر سے سر ڈھک لیا۔

"کر رہا ہوں بند مگر صرف آج۔" وہ اس پر ترس کھاتے ہوئے اٹھ کر بولا اور پھر واپس آکر لیٹ گیا تھا فاطمہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اب اُن دونوں کے بیچ اجنبیت کی دیوار گریٹ وال آف چائنا جیسی کھڑی تھی۔

جسے توڑنا دونوں کے لیے اب مشکل لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

***

"امی میرے کپڑے کہاں ہیں؟" عون اوپر سے ہی چلا کر بولا۔

"وہیں رکھے تو تھے۔اچھے سے دیکھو دیکھو۔ایک تو اس لڑکے کو ہر چیز ہاتھ میں تھمانی پڑتی ہے۔" نشوہ نے غصے سے کہا۔" جا کر تم ہی دیکھو اوپر نہیں چڑھا جائیگا مجھ سے بار بار۔" انشراح کو بھیجا۔

" مجھے اُس کے کام مت دیا کریں۔ابھی سو نخرے کریگا۔" انشراح چڑی مگر پھر امی کا خراب موڈ دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

" جلدی سے ڈھونڈ کر دو میں ایک منٹ میں آیا۔" اسے دیکھ کر عون نے لاڈ شاہی دکھائی۔

اسکو مزہ چکھانے کا آج اچھا موقع تھا۔

یہ ہی سوچ کر وہ کمینگی سے مسکراتی اُس کی الماری کی طرف بڑھی۔آجکل اُسکے سارے ہی کپڑے ٹائیٹ ہو رہے تھے۔کچھ شرٹ ٹی شرٹ اُسنے فری سائز کی لی تھی مگر آج اسے اچھا دکھنا تھا۔اسکا شام والا ڈائیلاگ یاد آیا۔

"اب بتاتی ہو بچو کو۔" شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے گن گن کر ساری اچھی شرٹس کو واشروم میں لے جا کر بالٹی میں ڈبو کر نل آن کی اور مزے سے

www.novelsclubb.com

اُس کے کپڑے پانی میں ڈوبتے ہوئے دیکھتی رہی پھر انہیں پانی سے نکال کر اچھی طرح نچوڑ کر ہینگر پر لٹکا دیا۔

"اب آیا نا اصلی مزہ۔" پھر ایک ڈھیلی ڈھالی سی شرٹ نکال کر اس نے وہیں بیڈ پر رکھ دیا اور مسکراہٹ چھپاتی باہر نکل گئی۔

"امی نکال دیے ہیں میں نے کپڑے اور اب میں پڑھ رہی ہوں کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔" اوپر سے چلا کر کہتے اس نے اپنے کمرے میں گھس کر دروازہ اچھے سے لاک کیا۔ عون کا کوئی بعید نہ تھا۔ اب وہ مزے سے بیڈ پر لیٹی گنتی گن رہی تھی۔ ایک دو تین۔۔اور۔۔۔۔۔پھر عون کی چنگھاڑ سنائی دی۔

"کہاں گئی یہ انشی کی بچی۔ آج بچے گی نہیں میرے ہاتھوں سے۔" ہاتھوں میں گیلے کپڑے لیے وہ چکر پر چکر کاٹ رہا تھا۔

"کیا پہن کر جاؤں اب میں؟" وہ روہانسا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ارے دیکھ لو اس میں کوئی اب تمہیں میں دو منٹ میں پریس کر کے تو نہیں دے سکتی جاؤ دیکھو کوئی بھی پہن لو۔ ویسے میں نہیں جا رہے ہو۔" نشوہ نے اسے جھڑک دیا۔

مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق بالآخر وہی ڈھیلی سی شرٹ پر بلیو جینز اور وائٹ جوگرز پہنے وہ نیچے آیا۔

لاؤنج میں ہی سب بیٹھے تھے سب سے پہلے فاطمہ کی نظر اس پر پڑی تو اس کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔

"بلکل سرفروشی والا عامر خان لگ رہے ہو۔" اسکے تیز لہجے پر سب نے دیکھا تو ہنسی کی ایک لہر دوڑ پڑی۔

ڈھیلی سی شرٹ اِن کیے جینز بھی ٹخنوں سے اوپر تھی۔ بس پی کیپ کی کمی تھی۔

عون کا اس وقت غصے سے برا حال ہو رہا تھا مگر اس وقت بدلہ لینے کا موقع نہیں تھا۔

"چلنا ہے یا ابھی بھی بیٹھ کر میرا مذاق اڑانا ہے۔" وہ عالمگیر کے اوپر چڑھ دوڑا۔

www.novelsclubb.com

"چل رہا ہو کام ڈاؤن۔" اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں بھی چلتا ہوں مجھے کچھ کام ہے۔" جہانگیر نشت خالی کرتے ہوئے بولا۔

"کل رات آپ کہاں تھے جہان؟؟ دادا جی کی آواز پر وہ سن ہوا۔

"پکا اس بلی نے بتایا ہو گا۔" اسے گھورا۔

"کہیں تو نہیں دادا جان۔" وہ پھیکی مسکراہٹ چہرے پر لیے بولا۔

"پتہ ہے نہ ہمیں جھوٹ نہیں پسند ہے یہ بات جانتے ہوئے بھی آپ یہاں پر کھڑے جھوٹ بول رہے ہیں۔" دادا جی نے اپنی اسٹک زمین پر زور سے مار کر کہا

۔

"وہ جو سب ماضی میں ہوا ہے وہ ہم آپ کو دوبارہ نہیں جتانا چاہتے مگر آپ کے لیے بہتر ہو گا اگر آپ اپنی عادتیں سدھار لیں نہیں تو۔"

www.novelsclubb.com

"دادا جان میں آفس کے کام سے تھوڑا باہر گیا تھا۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔" وہ حلق تھوک سے تر کرتے بولا۔ دادا جی کا چٹاخ چٹاخ پڑتا تھپڑ آج بھی یاد تھا۔

"جھوٹا۔۔۔" فاطمہ اندر ہی اندر کچکچائی۔

"آپ جا سکتے ہیں۔" دادا جی نے ہاتھ اٹھا کر اُسے جانے کا اشارہ دیا۔ وہ تیزی سے باہر لپکا کہ اگر زیادہ دیر ٹھہرتا تو پکا ایک آدھ اسٹک پڑ ہی جاتی۔

نشوہ نے آنکھ کے اشارے سے فاطمہ کو جہانگیر کے پیچھے جانے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ بھی اُسکے پیچھے لپکی۔

"آج پہلی بار بھیگا بلا دیکھا ہے۔" دوڑ کر بھاگتی اُس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتے ہوئے بولی۔

"میرا موڈ بحث کرنے کا بالکل بھی نہیں ہے فاطمہ۔ سو پلیز لیو می۔ اوکے۔" اس کے اِس طرح روڈ لہجے کو سن کر ہر بار کی طرح بحث کرنے کے بجائے وہ منہ بند کرتی وہیں رک گئی۔ اسے نا جانے اُس کا یوں بولنا برا لگ گیا۔ جہانگیر نے پلٹ کر اُسے دیکھا مگر پھر سر جھٹک کر دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

" صحیح ہے چھوڑ دیتی ہو پیچھا۔ نہیں آتی آپکے پیچھے جہانگیر صاحب۔ مگر اپنے سوالوں کے جواب لیے بنا میں آپ کو یوں آسانی سے کسی کو نہیں دے سکتی۔" وہ گہری گہری سانس لیتی خود کو نارمل کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"یہ میرے اندر محبت کا پیڑ اُگنے کے بجائے جو anxiety کا تناور درخت دھیرے دھیرے اپنی جڑیں جمائے جا رہا ہے اسکا کیا؟" وہ نہیں جانتی کہ انگزائٹی، یہ ٹینشن یہ سب تو ایک فریب تھا۔ایک ایسا فریب جو آپکی نفی سوچوں پر حاوی ہو کر ساری صحیح چیزوں کو غلط کر دیتا ہے۔اپنا آپ بھی پورا نہیں لگتا ہے۔اندر ایک خلا سا محسوس ہوتا ہے۔جو آپ کو آپ کے ہی اندر قیدی بنا دیتا ہے۔فریب آپکے اندر کے اس ڈر کو تازہ کر دیتا ہے جو آپ کو کسی ایک زمانے میں تھا۔جس کو سوچ کر آپ خود سے بار بار سوال کرتے ہیں، آگے نہیں بڑھتے ہیں۔

"نہیں میں اس فیلنگ کو خود پر حاوی نہیں ہونے دوں گی پھر اس کے لیے مجھے کسی بھی حالات کا سامنا کرنا پڑا میں اسے فیس کرو نگی۔وہ اپنے کپکپاتے ہاتھوں کو موڑتی مسلتی اُنگلیاں چٹخاتی یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی۔

****

"تو آج ہم مل رہے ہیں لنچ کے بعد؟" جہانگیر نے ازوہ کو میسیج کیا۔ مثبت جواب ملنے پر وہ مسکراتا ہوا کار مہارت سے ڈرائیو کرنے لگا۔ صیّاد اپنے دام میں خود ہی پھنسنے جا رہا تھا۔ مگر اسے یہ نہیں پتا تھا کہ یہاں پر صیّاد وہ تھا نا کہ ازوہ۔

کچھ مہینے پیچھے جاتیں ہیں۔

کہانی مختصر سی ہے۔

ازوہ نے ہارون سکندر سے بہت ہی آسانی سے شادی کر لی تھی۔ وجہ ہارون کا بولتا پیسہ تھا اور کچھ وہ اپنے ماں باپ کا بگڑا ہوا چھوٹا سپوت تھا جو ضد سے ہر کام کروانا جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی میں ازوہ خود اُسکی طرف اٹریکٹ ہوئی تھی۔ مگر بیچ میں جہانگیر نامی بیسٹ فرینڈ تھا جس سے ہارون کو چڑ ہو چکی تھی۔

ازوہ کی ہر بات جہانگیر سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتی تھی مگر اسے ہارون نے آسانی سے manipulate کر لیا تھا اپنے پیار کے جال میں پھنسا کر۔ محبت تو

واقعی اسے ہو گئی تھی ازوہ سے۔اسی لیے تو وہ اس حد تک چلا گیا کہ گنڈوں کو ملوث کر کے جہانگیر کو پٹوانا اور پھر خود جہانگیر کا اتنی بڑی غلطی کر دینا اور خود کی وقعت ازوہ کی نظروں میں کم کر دینا سب کچھ آسانی سے ہوتا چلا گیا تھا مگر ازوہ کو نہیں پتہ تھا کہ ہارون سکندر کے گھر والے مذہبی اقدار کو ماننے والے تھے۔

اُنکے گھر کی لڑکیاں باپردہ ہو کر رہتی تھیں، یا پھر کہیں جاتی تو مردوں کے ساتھ اُن کی اجازت لیکر اور یہیں آکر اپر کلاس کی ازوہ کے سارے خواب سارے ارمان ٹوٹ گئے۔

پلس ہارون نے اس کے ڈیڈ کی پارٹی پر اپنا پیسہ لگا یا تھا تو آسانی سے اس b کی جان چھوٹنے والی نہیں تھی۔اسے اب وہی کرنا تھا جو ہارون کہتا یا اجازت دیتا۔

www.novelsclubb.com

شومئ قسمت۔

اُس کے سامنے پھر سے جہانگیر کو لا کر کھڑا کر دیا۔

اور یوں ازوہ کو وہ پیادہ مل گیا۔جو اُس کی مانتا تھا،اُس کی سنتا تھااور اسکے لیے قید خانے کی وہ چابی تھا جسے استعمال کر کے وہ ایک بار کھلے آسمان میں پرواز کر سکتی تھی۔اب بس اسی صحیح وقت کا انتظار تھا۔

جہانگیر اپنی ٹیبل پر بیٹھے ازوہ کا انتظار کرتا گاہے بہ گاہے اِدھر اُدھر نظر گھمار ہا تھا ۔ریسٹورینٹ کافی خالی تھی بس کچھ ہی لوگ بیٹھے تھے۔اسے حیرانی ہو رہی تھی ازوہ نے یوں آؤٹ آف داوے جا کر کیوں اس قدر سنسان جگہ کا انتخاب کیا ہے۔یہ اس کے آفس سے کافی دور بھی تھا۔

وہ سامنے سے چلتی ہوئی اسے نظر آئی۔غالباً وہ کوئی فراک یا اس ہی جیسا کوئی کپڑا پہنا تھا جس کا کپڑا اس قدر ملائم تھا کہ اُس میں وہ کافی نمایاں دکھ رہی تھی۔اس قدر ٹائیٹ کپڑے دیکھ کر اُسے خود ہی اپنی نظریں جھکانی پڑ گئی۔

اسے فاطمہ کی ڈریسنگ یاد آئی مگر یہ وقت یہ سب سوچنے کا نہیں تھا سو سر جھٹک کر اس کے خیالات سے جان چھڑائی۔

"کیسے ہو؟"کافی نزاکت سے بولتی وہ کرسی کھسکا کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"گڈ۔کافی لیٹ نہیں ہو تم۔" وہ اُس کے چہرے کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔اُس کے چہرے پر نیل کا نشان تھا یا کچھ اور وہ غور سے دیکھتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"یار کیا کرتی پہلے ہسبنڈ سے اجازت لو پھر ساسوماں سے اجازت،تب جا کر کہیں آنے جانے کو ملتا ہے اس وقت بھی ایک فرینڈ کا بہانا بنا کر آئی ہوں۔"

جہانگیر کچھ بولا نہیں بس رسمی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اُس کی بات سنتا رہا۔

"خیر اپنے بارے میں بتاؤ۔کیا ہو رہا ہے آجکل۔"

"کچھ نہیں۔مجھے لگتا ہے تم میرے بارے میں سب کچھ جانتی ہو۔" وہ نہ جانے کیوں جھنجھلا کر بولا۔"ویل کیا آرڈر کریں۔؟" اس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

"میں بس سلاد لونگی۔ باقی تم اپنے لیے آرڈر کردو۔" وہ مینو کارڈ اٹھا کر اُسے دیتی بولی۔ جہانگیر نے اپنے لئے بس کافی آرڈر کی اُس کا کھانے کا موڈ نہیں ہو رہا تھا۔

"کیا تبدیلیاں آگئیں ہے ہماری زندگی میں۔" از وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولی۔

"ہاں صحیح کہہ رہی ہو سب کچھ بدل چکا ہے۔ ہم اب ویسے نہیں رہے۔" اس نے اس کی بات کی تائید کی۔

"اور تم تمہارے اندر کیا بدلاؤ آیا ہے جہانگیر؟" وہ آگے کی طرف جھک کر بولی۔

انداز کافی دلکش تھا۔ اُسکی آنکھوں میں ابھی بھی وہی چمک تھی جو جہانگیر کو دیوانہ بنائے رکھتی تھی اور وہ اپنی اس ادا سے واقف تھی۔

"میں اپنی زندگی میں کیا چاہتا ہوں اور میں اسے کیسے حاصل کرتا ہوں اس بات کو تم سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا ہے۔" وہ تلخ ہوا۔ "ہاں جو شخص پہلے موجود تھا وہ اب میں نہیں ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"مگر مجھے یہ تبدیلی نظر کیوں نہیں آرہی ہے؟"

"آئیگی بھی کیسے تم نے کبھی مجھے اپنا سمجھا ہی نہیں۔ خیر ہم کسی اور ٹاپک پر بات کریں۔ تم سے اس دن تفصیل سے بات نہیں ہوئی تھی۔"

"ہو سکتی ہے! اگر تم موبائل سے دھیان ہٹا کر میری طرف دھیان دو گے تو۔" وہ اُس کا دھیان موبائل کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

شٹ! اُسنے سوچا بھی نہیں تھا کہ آگے اگر اُس کی اور ازوہ کی شادی ہوتی تو وہ اس سے فیس ٹو فیس کیسے بات کرتا۔ اس نے تو ہمیشہ سے ازوہ کی مانی تھی کبھی خود کے بارے میں اس سے بات نہیں کی تھی۔ وہ کیا محسوس کرتا ہے کیا چاہتا ہے یہ سب تو وہ اس سے کبھی کہہ نہیں پایا تھا یا شاید ازوہ نے کبھی پوچھا ہی نہیں۔

www.novelsclubb.com

ٹھنڈی سانس بھر کر فضا میں چھوڑی۔

یا پھر اس سے وہ زیادہ بات اب نہیں کر پائیگا جس طرح سے وہ فاطمہ کے ساتھ کرتا ہے۔ وہ اس کی بچپن کی دوست تھی مگر اب پہلے جیسے بات نا رہی تھی۔ نہ جانے کیوں وہ فاطمہ اور ازوہ کا موازنہ کر رہا تھا۔

"تو پھر کیسی چل رہی تمہاری لائف تمہارے مسٹر رائٹ کے ساتھ؟ کیونکہ میں تمہاری لو اسٹوری کا ولین جو تھا۔" اس نے خود کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاہاہا۔" وہ تیزی سے ہنسی۔ "اس وقت تم کتنے پاگل ہوا کرتے تھے۔" وہ اُسکا مذاق اڑا رہی تھی۔

وہ ایک لمحے کو خاموش ہوا تو اُس کی محبت اُس کے نزدیک آج بھی ایک بیوقوفی کی طرح تھی۔ وہ آج بھی اسکی نظروں سے جھلکتی محبت کو نظرانداز کر رہی تھی یا وہ شاید اُس کی آنکھوں میں اپنے لئے محبت دیکھنا چاہتا تھا۔

"ویل کیسی ہے تمہاری مس رائٹ اُو پس مسز جہانگیر؟" وہ اپنا ہونٹ گول کرتی ہوئی بولتی کانٹے کو سلاد میں ادھر اُدھر گھما رہی تھی۔

وہ اس سے کوئی بھی بات کر سکتا تھا مگر فاطمہ کا ذکر۔۔۔ اسے اُس کے لیے الفاظ تلاشنے کی ضرورت تھی۔

"آئی تھنک وہ میرے لیے ایک معجزہ ہے۔" اُس کی دھڑکنیں تیز ہوئی۔

یہ کیسا سحر تھا فاطمہ یہاں نہ ہو کر بھی اس کے ساتھ تھی۔ایک پل کو اسے احساس ہوا کہ اس نے ازوہ سے رابطہ کر کے اس سے مل کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے یا شاید وہ آج بھی اسی جگہ کھڑا ہے اسلئے وہ آج اس کے ساتھ بیٹھا ہے۔

ازوہ نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائی بولی کچھ نہیں تھی۔

"اوکے تو پھر ہم مین ٹاپک پر آتے ہیں۔" وہ پانی کا گلاس اٹھا کر گھونٹ گھونٹ پیتی اُس کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی جہاں اس وقت سختی پن تھا۔ وہ ایک ہی ملاقات میں صحیح اندازہ نہیں لگا سکتی تھی۔ صحیح کہہ رہا تھا جہانگیر وہ بدل چکا ہے۔

"ہم تم نے بتایا تھا اپنے in-laws کے بارے میں۔کیا وہ سچ میں ایسے ہیں۔اتنے کنزرویٹیو۔مجھے نہیں لگتا کہ آج کے زمانے میں کسی کی سوچ اتنی دقیانوسی ہو سکتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تم اس کے آگے بھی نہیں سوچ سکتے۔وہ تو بس ایک بہو کے روپ میں نوکرانی چاہتے ہیں جو ہر وقت گھر میں رہے، گھر کے کام کرے۔" از وہ نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"مگر عورتوں کو گھر کے کام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔" وہ اُسے بیچ میں ٹوک کر بولا۔

"سر یسلی تمہیں میں غلط لگ رہی ہوں۔" وہ آنکھوں میں آنسو بھر لائی۔"اس کا مطلب تم میری ہیلپ نہیں کر سکتے۔"

"اوکے۔" وہ تحمّل سے بولا۔

"مجھے اس زندان خانے سے نکالو کیسے بھی کر کے۔میرے ڈیڈ بھی کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"تمہیں ہارون سے محبت ہے۔" اسے یاد دلایا۔

"نہیں چاہیے مجھے ایسی محبت جو گھٹ گھٹ کر مار دے۔یہ دیکھ رہے ہو نشان۔" وہ اپنا گال اسے دکھا رہی تھی جہاں سرخی مائل نیلا ہٹ تھی۔

"تم میری ہیلپ نہیں کر سکتے تو بول دو۔ میں ایسے ہی رہ لو نگی۔ کسی نہ کسی دن مر جاؤ نگی۔" آنسو ٹپ ٹپ کرکے گرے۔

"میں نے منع کب کیا ہے؟" وہ دانت بھینچ کر بولا۔

"او کے میں دیکھتا ہوں میں کیا کر سکتا ہوں۔" اس نے گہری سانس لے کر" کہا۔

"تمہیں کچھ زیادہ نہیں کرنا ہے بس مجھے دس کروڑ دینے ہے جس سے ڈیڈ ہارون کا لگایا پیسہ واپس کر دیں۔ اور تمہارا باقی کا پیسہ اپنی پارٹی میں انویسٹ کریں ۔اس طرح تمہارا بھی فائدہ ہو گا۔ پلس میں ہارون سے خلع لے لو نگی that's it۔" وہ اپنا مدع بیان کرکے جہانگیر کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔ کیونکہ اسے پتہ تھا کہ وہ اپنے اسے 'نا' نہیں کریگا۔

www.novelsclubb.com

"سوچ کر جواب دو نگا۔" ماتھا کھجاتے ہوئے وہ کنفیوز سا بولا۔

"کیونکہ اتنی بڑی رقم کمپنی سے نکالنا اور اگر دادا جی کو اس بات کا علم ہو جائے تو ۔۔۔" وہ اتنا بڑا رسک لینے کو تیار نہیں تھا۔

"جواب ہاں میں ہونا چاہیے۔" اس نے حق بھرے لہجے میں کہا۔

وہ چپ چاپ وہاں سے گہری سوچ لیے اٹھ گیا تھا۔

****

آج کا دن کافی بزی رہا تھا۔

اُس نے اپنے کمرے کے سیٹنگ اپنی من مرضی کے مطابق چینج کی تھی۔

بالکنی میں روالوینگ چیئر رکھ کے اس پر نرم نرم سافر جیسا بڑا سا گول سائز گدا لگایا تھا۔ چوڑی ریکنگ پر فیری لائٹس سے سجا کر اُسے جگمگ سا کیا اور سائڈ میں چھوٹے سے باکس کو اچھے سے ریپر میں ریپ کر کے اُسکے اوپر سینٹڈ کینڈل جلائی تھی۔ کچھ لکڑی کے گلدان تھے انھیں بھی اچھے سے سیٹ کیا۔ minimalistic سیٹنگ کرنے کے بعد اسے اب یہ جگہ اپنی اپنی سی

لگی ورنہ وہ تو جہانگیر کا کمرہ تھا اُسکی پسند کا ڈیکور کیا ہوا جہاں بس مہنگے مہنگے شو پیس ہی رکھے تھے۔لیوینڈر کی خوشبو سے وہ ایریا کچھ الگ ہی رومانوی لگ رہا تھا۔

صوفے کو سامنے کر کے اُس کے سائڈ میں کاؤچ لگایا تھا جہاں پر وہ آرام سے سو سکتی تھی۔

جہانگیر کمرے میں آیا تو اسے لگا وہ ایک نئے کمرے میں آگیا ہے۔اِدھر اُدھر نظریں پھراتے وہ سامنے رکھے گملے کی زد میں آکر دھڑام سے گرا تھا۔

"کیا گرا۔۔۔؟"فاطمہ ہڑبڑا کر ڈریسنگ روم سے باہر نکلی۔سامنے وہ اوندھا منہ کیے گرا تھا۔

بجائے اسے اٹھانے کے وہ الٹا اس پر ہنس رہی تھی۔جہانگیر دانت کچکچاتے ہوئے خود ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیچ میں گملا کون رکھتا ہے۔"اپنی کھسیاہٹ چھپاتا وہ الٹا اسی پر چڑھ دوڑا۔

"میں ہٹانے والی تھی۔مگر بہت بھاری سا تھا اسی لیے وہی تک چھوڑ دیا۔میں آپکا انتظار کر رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"کس لیے؟اور یہ تم سے کس نے کہا میرا انتظار کرو۔جب میں نے۔"

"۔۔۔۔گملا بالکنی میں رکھنے کے لیے۔"وہ اُسے بیچ میں ٹوکتی چپ کرا گئی۔

"تو ایسے بولو نا۔"شرمندگی سے جہانگیر کی آواز دھیری ہو گئی۔ایک آنکھ بند کرتا اپنے ہاتھ سر پر رکھتا وہ فاطمہ کے ایکسپریشن چیک کرنے لگا آیا وہ برا مان گئی کیا۔

"ابھی رکھ رہا ہوں۔"وہ جلدی سے بھاری گملا اٹھا کر بولا جسمیں اسنیک پلانٹ لگا تھا۔کانٹے کی نوک لئے پتے چبھ رہے تھے۔کبھی پیٹ پر تو ہاتھوں پر مگر چپ چاپ ہیرو بنا اسے بالکنی میں رکھ رہا تھا۔فاطمہ اس دوران کچھ نہیں بولی تھی بس اسے ہی خاموشی سے دیکھے جا رہی تھی اور اس کی خاموشی جہانگیر کے لیے کسی طوفان کی طرح لگ رہی تھی یا اس کے دل میں چور تھا۔

"یہ سب تم نے کیا ہے؟"اُسکی نظروں میں ستائش تھی۔

"اور کون ہے یہاں؟"فاطمہ نے ابرو اٹھا کر سوال کیا۔تیکھی نظریں ابھی بھی اس پر جمی تھی۔

"آج آپ آفس ہی گئے تھے؟" وہ اس کے حلیے کو نظر میں رکھتی چتون موڑے بولی۔

اُسکا گلا سوکھ گیا۔ "مطلب۔" تھوک سے اپنا گلا تر کرتے وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

"جاسوس کی اولاد نا ہو تو۔۔"

"نہیں آپ آج کچھ زیادہ ہی casual پہن کر آفس گئے تھے۔"

"ہمم بس ایسے ہی کچھ زیادہ کام نہیں تھا۔"

فاطمہ اُسکی بات پر بھروسہ کرکے چپ رہی۔

کتنا آسان تھا ہوتا ہے جنہیں آپ پر ٹرسٹ ہو اُن سے جھوٹ بولنا کیونکہ وہ مڑ کر آپ سے "کیوں" کا جواب نہیں مانگتے۔ آپکی ہر کہی بات پر آنکھ بند کرکے یقین کر لیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"میں فریش ہو جاؤں۔ میرے کپڑے نکال دو گی۔" وہ بیچارگی سے مسکرا کر بولا۔ اُس کے کپڑے نکال کر دیتی وہ وہیں بیٹھ کر اپنے موبائل میں اسکرول کرنے لگی۔

پلین بلیک ٹی شرٹ پر گرے ٹراؤزر پہنے وہ بالوں میں تولیہ پھیرتا وہ واشروم سے باہر نکلا۔

تولیے کو اسٹینڈ پر ٹانگ کے وہ اب ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑا ہوا تھا فاطمہ موبائل سے نظریں اٹھائے بنا ہی اسکی ایک ایک حرکت کو آنکھ بند کر کے بتا سکتی تھی۔

بلیو کی اسمیل سارے میں پھیلی تھی۔ایک دم سے کمرہ معطّر ہو گیا تھا۔فاطمہ نے آنکھ بند کر کے خوشبو کو لمبی سانس لیکر اندر اُتارا۔

وہ اسکی خوشبو کی عادی ہو رہی تھی۔اب وہ صوفے پر بیٹھا تھا۔

بیڈ سامنے ہونے کی وجہ سے وہ اسکو اب ڈائریکٹ دیکھ سکتی تھی اور دیکھ بھی رہی تھی۔لیپ ٹاپ کھولے وہ ایک دو بار اُسکی نظریں خود پر محسوس کر کے کچھ نہیں بولا۔

"۔۔تم یہ بار بار مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہی ہو؟"

"آپ کیوں دیکھ رہے ہیں؟"الٹا سوال کیا۔

"کیونکہ تم دیکھ رہی ہو۔"

"میں کہاں دیکھ رہی۔" وہ موبائل پر نظریں رکھتے جھٹلائی مگر پھر نظر اٹھ گئی ۔وہ اُسکی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

"تم پھر سے دیکھ رہی ہو۔"

"آپ بھی تو دیکھ رہے ہیں۔آپ کیوں دیکھ رہے ہیں۔"

"ایسے ہی بس۔" وہ کندھے جھٹکتا بولا۔

"تو میں بھی ایسے ہی بس دیکھ رہی تھی۔" پھر ایک ثانیے کو وہ رکی۔اُسکی طرف گہری نظروں سے دیکھتی جیسے اُس کے چہرے سے سب کچھ جان لینا چاہتی تھی۔"جہانگیر۔" وہ اپنا موبائل سائڈ میں رکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔جہانگیر نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"something is wrong۔ کیا آپکو مجھ سے کوئی بات کرنی ہے؟"

"بعد میں۔" وہ دھیرے سے بولا۔ "جب مجھے خود یقین ہو جائیگا۔" بقیہ الفاظ اُس نے خود میں ہی دہرائے۔

"ایسی کیا بات ہے جس پر آپ کو یقین کرنا ہے۔"

"تمہارے کان ہے کہ۔۔۔۔؟" وہ حیرت زدہ ہوا۔

"میں آپکے ہونٹ پڑھ رہی تھی۔"

"Brilliant۔" "ستائش بھری نظروں سے اُسے دیکھا۔

"نہیں مجھے خود پر یقین ہے مگر۔۔۔" فاطمہ کچھ نہیں بولی۔

دونوں کچھ کہنا چاہتے تھے مگر پھر بھی خاموش تھے۔ دونوں نے ایک دوسرے کی آنکھ میں یقین سے دیکھنا چھوڑ دیا تھا۔

دونوں نے اپنے دل کی باتیں بنا بولے ہی کہہ دینا، سمجھ لینا چھوڑ دیا تھا۔ دونوں نے اب ایک دوسرے کی سانسوں میں خوشبوؤں میں بسنا چھوڑ دیا تھا اور یہ سب محض ان دو دنوں میں ہوا تھا مگر پہل کسی نہ کسی کو کرنی ہی تھی۔ سو وہ اٹھ کر اس کے پاس گئی اور اس سے تھوڑی دوری پر صوفے پر ٹک گئی۔

جہانگیر نے اسے دیکھا، نظر انداز کیا مگر پھر اُنگلیاں پھراتا لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کر گیا۔ وہ اسکو سننا چاہ رہا تھا۔

"کوئی دِن ایسا ہو گا جس میں آپ کمپلیٹلی فری ہوں گے اور وہ سارا وقت میرے لیے ہو گا۔" وہ دھیمے لہجے میں اس سے شکوہ کے رہی تھی

for example۔ "میں آپ سے زیادہ کچھ نہیں مانگ رہی بس تھوڑا سا وقت تو آپ مجھے بھی دے سکتے ہیں۔ مانا کہ میں آپکی پسند نہیں ہوں۔"

"۔۔۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے فاطمہ۔ میں نے ایسا کبھی سوچا بھی نہیں۔ یاد ہے نہ ہم اچھے والے فرینڈز ہیں۔" وہ آگے بڑھ کر اسے خود میں سمیٹے دھیرے سے بولا۔

"ہاں جس کے لیے آپکے پاس ٹائم ہی نہیں ہے۔ آئی وش کی کوئی ایسا دن ہو۔ ہم پوری طرح اسٹریس فری ہو اور ایک کارٹون مووی ہو اور پوپ کارن ہو۔ بس اتنا ہی تو مانگ رہی۔ دنیا کی کوئی ٹینشن نہ ہو ہم کسی بھی چیز کے بارے میں ڈسکس نہیں کرینگے۔ بس میں اور آپ ہوں۔ میرا اور آپکا وقت بس ہمارے

لیے ہو۔ جہاں بس ہم ہوں۔ اور کوئی بھی نہیں۔" وہ لمبی چوڑی تمہید باندھتی اُسکے حصار سے نکلتی بولی۔

"ہم کر سکتے ہیں ابھی۔" اُسکے لگاتار چلتے منھ کو دیکھ جہانگیر اُس کی اتنی لمبی شکایت سنتا بولا۔

"سچ میں۔" وہ اتنے میں ہی خوش ہو گئی۔

"ہمم۔ لیکن اتنی رات کو پوپ کارن بنانے جائیگا کون؟"

"آپ۔" فاطمہ اُسکی طرف اشارہ کر کے بولی۔

"نو وے۔ ایسے ہی دیکھ لیتے ہیں مووی۔" وہ اپنا لیپ ٹاپ آگے کرتے بولا۔

"کون سی دیکھو گی؟" وہ اُنگلیاں کی پیڈ پر چلاتا بولا۔

"کوئی بھی کارٹون مووی چلیگی۔" پھر بحث کے بعد ایک مووی کیسے کیسے کر کے لگی۔ ابھی دس پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے کہ جہانگیر کا فون بجنے لگا۔ اس نے موبائل اٹھا کر سائلینٹ موڈ کر دیا مگر اب وہ گھوں گھوں کر کے وائبریٹ ہونے لگا۔

"کسی کا ضروری فون ہو سکتا ہے۔" وہ اسکرین پر نظریں جمائے بولی۔ وہ ابھی اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ کال پک کرے یہ نہیں۔

"ایکسکیوز می۔" بلآخر وہ فون اٹھا کر بالکنی کا دروازہ کھول کر باہر گیا۔

فاطمہ کا دھیان ہٹ چکا تھا۔ اور اب اسکا کمپیوٹر جیسا دماغ چلنے لگا تھا۔ اُس کے اندر کی شکی بیوی جاگ گئی مگر پھر بھی چپ کر کے تحمّل سے بیٹھی ہی رہی۔

"اتنی رات کو تم نے کیوں فون کیا ہے؟" وہ دانت بھینچے دھیرے آواز میں غرّا کر بولا۔

"کیا میں اب تم سے پوچھ کر کال کرونگی؟" ازوہ نے نخرے سے پوچھا۔

"ہم جب میں گھر پر ہوں تم مجھے اس طرح کال نہیں کرسکتی۔ تم نے مجھ سے ہیلپ مانگی میں کرونگا بٹ ڈونٹ ڈسٹرب می۔" جہانگیر نے اسے اُسکی حدود یاد دلائی۔

ریسٹورینٹ سے اٹھتے ہوئے وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اسے کوئی انتقام کوئی بدلہ نہیں لینا، وہ اتنی پستی تک نہیں گر سکتا۔ ازوہ نے جو چاہا اسے ملا آگے اس کی کیا قسمت

www.novelsclubb.com

تھی اسے اب اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ہاں ٹھیک ہے وہ چاہتا تھا کہ وہ ہارون سکندر سے الگ ہو جائے مگر اسے خود کی ریپورٹیشن کا بھی خیال تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ اسے چیٹر یا پھر کسی ایسے غلط تخلص سے بلائیں۔پہلے کی بات اور تھی۔

"رات ہو گئی ہے آئی تھینک تم کو سونا ہو گا گڈ نائٹ۔" بنا اُس کی سنے وہ کال ڈراپ کر گیا۔

وہ اندر آیا تو فاطمہ کافی انہماک سے دوڑتی بھاگتی اسکرین کو تک رہی تھی۔

"سوری مجھے کل کام پر جانا ہے تو کیا ہم بعد میں دیکھ سکتے ہیں؟" وہ اُس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔فاطمہ کا موڈ خراب ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کس کا فون تھا۔" وہ کڑے لہجے میں بولی۔

"ہمم؟" وہ سر اٹھا کر بولا دھیان کہیں اور تھا۔

"کس کا فون تھا۔"سوال دہرایا

"ایک کولیگ کا تھا۔ خیر۔" وہ اٹھ کر بیڈ کی طرف بڑھا۔ "سویرے اٹھا دینا کل۔" فاطمہ اپنا دماغ اب دوڑا کر سارے آڈ اور ایون سلجھا رہی تھی۔

کہیں اُس لڑکی کا تو فون نہیں تھا مگر وہ پوچھنے سے ڈر رہی تھی کیا پتہ وہ ہاں کہہ دے اُسکے سارے اندیشوں کو یقین میں بدل دے نہیں۔

مجھے نہیں پوچھنا۔

"تو فائنلی آج بیڈ پر سونے کی باری میری ہے۔" وہ شاہانہ انداز میں بیڈ پر پھیل کر بیٹھا۔

"اس کے بارے میں سوچنا بھی مت آپ۔" وہ سارے اندیشے جھٹکتی جلدی سے اٹھی۔

"میری گردن درد کرتی ہے جب بھی میں صوفے پر سوتی ہوں۔ میں آج بھی بیڈ پر سوونگی۔" وہ جلدی سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھی۔

"تو ٹھیک ہے نہ ساتھ میں سوتے ہیں۔" وہ شرارت سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"کبھی نہیں۔آپ جا کر چپ چاپ صوفے پر سوئینگے۔"وہ ایک تکیہ اُٹھا کر صوفے پہ پھینکتے ہوئے بولی۔

"فاطمہ۔"وہ جھنجھلا کر اٹھا۔

"کب تک میں ایسے صوفے پر سوؤنگا۔"غصّے میں ایک اور تکیہ اٹھایا۔"میرے پورے بدن میں درد ہوتا ہے۔"

"جیسے مجھے نہیں ہوتا ہے۔"اس کے انداز میں بے نیازی تھی۔"کچھ نہیں ہوگا ۔"اچھے سے نیند آئیگی۔اپنی محبوبہ سے بات کر کے۔آخری الفاظ دل میں دہرائے۔

"میں بھی کس سے بکواس کر رہا ہوں۔"وہ اپنے بال مُٹھی میں دبوچتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"گڈ نائٹ۔"وہ چادر سر پر تان کر بولی۔

"اتنا بڑا بیڈ ہے کیا ہوگا اگر مجھے ایک کونے میں تھوڑی سی جگہ دے دو۔"وہ کافی بیچارگی سے بولا۔اُسکی لمبی ٹانگیں صوفے کے ہینڈ پر اٹکی آدھی باہر لٹکی تھی مگر

فاطمہ کو اس پر رحم نہیں آرہا تھا۔وہ وہاں پر کیسے ایڈجسٹ ہو کر سوتا ہے وہی جانتا تھا۔

فاطمہ ابھی تک جاگ رہی تھی۔

نیند جیسے روٹھ گئی تھی۔وہ واپس سے اس فیز میں نہیں جانا چاہتی تھی جہاں اسے پھر سے وہی ڈپریشن،وہ وہی انسو منیا ک انسان ہو۔

(انسو منیا نیند نہ آنے کی ایک کنڈیشن ہوتی ہے۔)

وہ دشمنِ جاں اب نیند کی وادیوں میں ڈوب چکا تھا۔وہ دھیرے سے اٹھ کر اس کا موبائل اٹھاتی پھر سے چادر میں چھپ گئی۔شکر ہے وہ فون لاک نہیں رکھتا تھا۔

سب سے پہلے وہ کال لاگ میں گئی۔اور سب سے اوپر از وہ نام دیکھ کر اُسکی دھڑکن ایک پل کو ساکن ہوئی اور جسم کے ہر مسام سے ٹھنڈا پسینہ چھوٹ چکا تھا۔"تو تم یہاں تک آگے بڑھ گئے جہانگیر،تم تو کہتے تھے کہ اب واپسی کا کوئی راستہ نہیں وہ اگر اب ملنے کو ہوتی تو تم انکار کر دیتے تو یہ سب کیا ہے؟"وہ اُسکے خیالوں سے بولی۔

"توتم بھی وہی ٹیپیکل مرد ہو۔" مگر پھر اسے خود پر ترس اور غصہ آنے لگا۔

"کیا یہ میں ڈزرو کرتی ہوں؟

کیا میرے لیے محبت کا تھوڑا سا بھی قطرہ نہیں ہے۔میں نے ایک بار پھر سے اُمید کھودی ہے۔نہ جانے کیوں میں اوروں سے اچھا ہونے کی اُمید رکھتی ہوں اور پھر میری یہ ایکسپکٹیشن مجھے ہی پچھاڑ دیتی ہے۔" اسے ایک بار anxiety اٹیک آنے لگا۔

آنکھوں کے آگے اندھیرا اور گم ہوتی سانسیں۔ہاں وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی۔

اپنے دل پر ہاتھ رکھے وہ جلدی جلدی اپنی سانسیں کو ہموار کر رہی تھی۔گلا سوکھ گیا۔

www.novelsclubb.com

کیا مجھ سے ایک بار سب کچھ چھن جائیگا؟

کیا میری محبت پھر سے ہارنے والی ہے؟

۔کیا میں ایک بار پھر سب کچھ کھودونگی۔؟

میری زندگی؟

میری محبت؟

کس لیے؟

"اس لڑکی کے لیے۔ نہیں میں یہ نہیں ہونے دوں گی۔" لمبی گہری سانسیں لیتی وہ باغیانہ انداز میں سوچ رہی تھی۔ اس سے پہلے کچھ ہو مجھے ایکشن لینا ہی پڑے گا۔

****

www.novelsclubb.com

"کوئی بات ہے کیا تم اس قدر چپ کیوں ہو؟" اُس کے ہاتھوں سے ٹائی لیتا وہ اُسکی آنکھوں کو غور سے دیکھ کر بولا جو سوجی ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں۔" وہ خود پر کنٹرول کرتی بولی۔

"تو پھر منہ کیوں سوجا ہے؟" وہ آئینے میں دیکھتا ٹائی کی ناٹ باندھنے لگا۔

"کہا نا کچھ نہیں۔" وہ چیخ کر بولی۔

اس سے زیادہ دیر اداکاری نہیں ہو رہی تھی اگر وہ تھوڑی دیر خود کو روکتی تو اسکی رگیں پھٹ جاتی۔ وہ پٹخنے کے انداز میں اس کا پرس اور موبائل رکھتی بیڈ پر بیٹھ کر دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو ڈھانپ کر رونے لگی۔ کیا کچھ نہ یاد آیا تھا۔

وہ اس سے اپنے دل کا حال بیان کرنا۔

اُسکی فکر کرنا۔

اُسکا خیال رکھنا سب ایک فریب تھا۔

جب وہ دیر رات تک جاگتے، اُس کا آئس کریم کھانے کا من کرتا تو تھوڑے تامل کے بعد وہ ہاں کر کے اُسے اپنے ساتھ لے جاتا اور کہا کرتا کہ سوچو ہمارے جیسے کتنے ہی محبت کرنے والے یہاں آتے ہونگے مگر اُن میں سے کوئی میرے جیسا نہیں ہوگا۔ وہ آنکھیں بڑی کرتی حیرانی سے پوچھتی۔

"آپ کو مُجھ سے محبت کہاں ہے جہانگیر؟"

اُس کا منہ بن جاتا تھا کہ "ضروری نہیں محبت میں انسان زبان سے اقرار کرے۔

کچھ چیزیں خاموشی کی زبان میں اچھی لگتی ہیں اور کوئی میرے جیسے محبت کا انداز

اپنا بھی نہیں سکتا۔" وہ چپ چاپ آئس کریم کپ میں چمچ اِدھر اُدھر مارتی چپ

چاپ اُسکی بات سنتی۔

"کیا۔۔۔ تمہیں یقین نہیں ہے میری باتوں پر؟" اُسکی آنکھوں میں بےیقینی

دیکھ کر وہ اس سے پوچھتا۔

"نہیں مجھے یقین ہے۔" وہ ہلکے سے مسکراتی اثبات کے سر ہلا دیتی تھی۔

مگر اف یہ یادیں کتنی تکلیف دیتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

پرانی یادیں دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔ وہ حال میں لوٹی۔

جہانگیر پریشان ہوتا اُس کے سامنے زمین پر بیٹھا تھا۔ اس نے اپنے کپڑوں کی

کریز خراب ہونے کا دھیان نہیں دیا۔

"کیا ہوا فاطمہ؟" وہ پریشان لہجے میں اس کا ہاتھ چہرے سے ہٹاتا بولا جو کہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔ آنکھوں سے ابھی بھی آنسو بہہ رہے تھے۔

وہ کمزور پڑ گئی اپنی ذات کو کھوتے دیکھ کر اسے تو یہ احساس بھی نہیں ہوا کی وہ اُسکی محبت میں پوروں پوروں ڈوب چکی تھی اور اُس کے کھو جانے کے احساس سے وہ پاگل ہو چکی تھی۔

"کیا ہوا ہے؟" وہ سائڈ میں رکھے جگ سے گلاس میں پانی ڈال کر اسکے ہونٹوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

"فاطمہ جب تک بتاؤ گی نہیں مجھے پتہ کیسے چلے گا کہ کیا ہوا ہے؟" وہ ایک دفعہ گھٹنے کے بل بیٹھ اُسکے دونوں ہاتھ تھام کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں۔" وہ انکاری ہوئی۔

"تو پھر یہ آنسو کیسے؟ میں نے تمہیں کبھی یوں اس طرح سے ری ایکٹ کرتے نہیں دیکھا۔"

وہ کچھ پل اُسکے چہرے کو دیکھتی رہی جہاں اس کے لیے پریشانی ہلکورے لے رہی تھی۔

"کس قدر نقلی ہو تم جہانگیر۔"اس نے زہر خند لہجے میں سوچھا۔

"میں وجہ جانے بنا یہاں سے ہلوں گا نہیں۔"جہانگیر نے اسے دھمکی دی۔وہ اُسے یوں پہلی بار روتے دیکھ اندر سے بہت پریشان ہو گیا۔دل کیا اسے گلے لگا کر تسلی دے جیسے وہ اُسے دیا کرتی تھی مگر وہ یہ جسارت نہیں کر سکتا تھا۔جب بھی اسکے قریب جانے کی کوشش کی ہے وہ جان بچا کر اسکے سامنے سے ھٹ جاتی تھی۔

"آپ کہتے تھے کہ مجھے آپ کے جیسے کوئی پیار نہیں کر سکتا کہ آپ کبھی مجھ سے جھوٹ نہیں بولتے اور آپ مجھے کبھی نہیں چھوڑ کر جائینگے۔"

"ہاں تو میں نے کب انکار کیا ہے؟"وہ اچنبھے سے بولا۔

"پلیز جہانگیر کم سے کم میرے سامنے تو آپ سچ بولیں۔آپ نے ایسا کیوں کیا؟"وہ بھرائی آواز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کیا کیا ہے؟"اب وہ اٹھ کھڑا ہوا۔چہرے بھینچا ہوا اور ماتھے کی رگیں اُبھر گئی تھی۔

"تم کہنا کیا چاہتی ہو؟"اسے خود پر یوں الزام لگانا برا لگ گیا۔

"آپ کہتے تھے کہ میں کہیں آپ کو نہ چھوڑ کر چلی جاؤں مگر اب مجھے پتہ ہے آپ مجھے چھوڑ کر چلے جائینگے۔"وہ غصے سے اُسکے کاندھے پر مکّہ مارتی چینخی۔

اس وقت وہ اپنے آپ میں نہیں تھی۔

اُس کے دونوں ہاتھ پکڑتے جہانگیر نے اسے اپنی باہوں کے گھیرے میں لے لیا

"ریلیکس۔مجھے وجہ بتاؤ۔"مگر وہ خود ہی بولے جا رہی تھی۔

"میں کبھی بھی آپکو نہی معاف کرونگی جہانگیر۔آپ نے مجھ سے پیار کیا ہی نہیں۔مجھے اپنے سحر میں باندھ کر رکھا ہے۔آپ نے مجھ سے کبھی بھی پیار نہیں کیا مگر میں نے پورے دل سے آپ کی طرف قدم بڑھایا تھا۔"وہ غصے سے بپھری چینخیں جا رہی تھی۔

جہانگیر کو اسے کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فاطمہ، فاطمہ ریلیکس فاطمہ۔" وہ اونچی آواز میں چلایا۔ وہ ایک پل کو رکی۔

"ریلیکس۔" اُسے بیڈ پر بٹھا کر ایک بار پھر سے پانی کا گلاس اُسکے منہ کو لگا گیا۔

اس نے ایک ہی سانس میں پورا گلاس خالی کر دیا۔

اُسکے بکھرے بالوں کو وہ اپنے ہاتھوں سے صحیح کرتا اسے سنبھلنے کا ٹائم دے رہا تھا۔

اسے لگ رہا تھا یہاں صرف وہی ایک پاگل تھا مگر اسکی بیوی اس سے بڑھ کر تھی۔

صحیح جوڑ بنایا ہے اللہ سبحان و تعالیٰ نے اسکا اور فاطمہ کا۔ وہ سفید چھت کی طرف دیکھتا من ہی من میں بدبدایا۔

"اب بتاؤ یہ جو تھا، کیا تھا؟" وہ اُسکے بغل میں بیٹھتا بولا۔ یہ تو طے تھا کہ آج وہ آفس نہیں جا پائیگا۔

"آپ بتائیں کیا ہو رہا ہے؟" اس نے رُک رُک کر کہا۔

"وہی تو کب سے جاننے کی کوشش کر رہا ہوں۔" وہ چپ چاپ اٹھ کر اپنا موبائل اُس کے ہاتھوں پر رکھتی بولی

"خود ہی دیکھیے آپ، کیا ہو رہا ہے۔"

"تم میری جاسوسی کر رہی ہوں۔" وہ اسکرین پر اپنا اور ازوہ کا فوٹو دیکھ کر بولا۔ جو اُسکے موبائل سے لیا گیا تھا۔ اسے بے تحاشہ غصہ آیا ہے۔

"میں نہیں کر رہی جاسوسی میں نے اس پر کچھ کہا بھی نہیں۔"

"پھر؟ یہ سب کس بات کا تماشا کھڑا کیا ہے؟" اس کو غصّہ آیا۔ اسے لگا فاطمہ اس پر یقین کرتی ہے مگر یہاں تو۔

"آپ کل رات اس سے بات نہیں کر رہے تھے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں تو؟" اس نے بھنوے موڑی۔

"تو آپ ایک چیٹر ہیں۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ کا اس سے کوئی کنیکشن نہیں ہے پھر بھی آپ اس سے ملنے جاتے ہیں۔ آدھی راتوں کو اُس کے فون ریسیو

کرتے پھر رہے ہیں۔" مگر جہانگیر کی سوئی بس ایک جگہ اٹک چکی تھی کہ وہ اس پر بھروسہ نہیں کرتی ہے۔

"فاطمہ میں نے تم سے پہلے ہی کلیئر کر دیا تھا، میں خود یہ شادی نہیں کرنا چاہ رہا تھا کیونکہ مجھے پتہ تھا ایسا ہی ہو گا۔" وہ اس کے شک کرنے پر اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"مگر کسی نے مجھ سے نہیں پوچھا میں کیا چاہتا ہوں؟

کیا میں اس کے لیے تیار ہوں یا نہیں؟ مگر تمہاری معصومیت کے آگے، سچائی کے آگے میں نے گھٹنے ٹیک دیے۔ تم نے کہا ہم دوست ہیں۔ ہم یہ ہیں، وہ ہیں۔ میں نے اس رشتے کو برقرار رکھنے کے لیے وہ سب کیا۔" اُس کی آواز میں بے یقینی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تم سے وہ زخم شیئر کیے جس کا سامنا کرنے سے میں خود ڈرتا تھا۔ مگر تم نے مجھے آج بھی وہیں لا کر کھڑا کر دیا کہ میں محبت کرنا شرو نہیں کرتا۔" اُسکی آواز شدّتِ جذبات سے پھٹ گئی تھی۔

"تمہیں میرے کون سے رویّے سے لگا کہ میں تمہیں چھوڑنا چاہتا ہوں؟ ہاں فاطمہ؟" وہ اس سے جواب مانگ رہا تھا مگر وہ چپ چاپ خالی نظروں سے اُسے دیکھے جا رہی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے میں نے اس سے بات کی اس سے ملا بھی ہوں مگر وہاں بھی تم میرے ساتھ تھی، میں کبھی بھی تمہارے خیال سے جدا نہیں ہوا۔" جہانگیر غصے میں تن فن کرتا باہر نکل گیا۔ وہ اب تھک کر بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔

دل کہہ رہا تھا اُس سے غلطی ہوئی ہے مگر دماغ اُس کے اس اقدام کو سراہ رہا تھا۔ وہ چپ چاپ کسی کو ایکشن کرنا خود کے ساتھ غلط کرنا نہیں برداشت کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اب اتنی کمزور نہیں تھی کوئی اسے یوں دھوکہ دیکر اکیلا چھوڑ جائے۔ ہاں اُس نے صحیح کیا۔

وہ اپنے ساتھ اُس کا یوں رویّہ نہیں برداشت کر سکتی۔ وہ اور لڑکیاں ہونگی جو خود کے لیے آواز نہیں اٹھا سکتی۔ وہ فاطمہ تھی اگر اُس کے بس میں ہوا تو وہ جہانگیر سے الگ ہونا پسند کریگی مگر اس کا یوں چیٹ کرنا سوچ کر ہی اُسکی رگوں میں دوڑتے خون کو کھولا رہا تھا۔

مرد کو لگتا ہے کہ وہ چاہے جو کرے عورت چپ چاپ اُسکی محبت کے دو بول میں پھنس کر قید ہو جائیگی۔ اس سے سوال نہیں کریگی مگر جب یہیں عورت تن کر اُس سے اپنے حق کے لیے لڑتی ہے تو باغی کہلاتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح۔ اب جو بھی کرنا وہ فیصلہ آر یا پار ہوگا۔ وہ اس بار اپنے دل کے، اپنے احساس کے جھانسے میں نہیں آئیگی۔

www.novelsclubb.com

وہ صبح سے ہی ایک انداز میں لیٹی تھی۔

ناشتے کے لیے وہ نیچے بھی نہیں گئی تھی۔ نشوہ نے دروازہ ناک کیا مگر کوئی رسپانس نہ پا کر ادکھلے دروازے کو پورا کھول کر اندر آئی۔ اسے یوں اس طرح پڑے دیکھ کے وہ پریشانی سے اس کے پاس بڑھیں۔

"فاطمہ یہ کیا حال بنایا ہے اپنا؟" وہ اُسکا ہاتھ ہلا کر بولیں۔ وہ گم سم انداز میں اُنھیں دیکھتی رہی۔

"اٹھو۔" وہ سہارا دیکر اسے اٹھانے لگیں۔ وہ بچوں کی طرح اُنکے سینے لگ کر رونے لگی۔

"فاطمہ کیا ہوا۔" وہ اُسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئی بولیں۔ "کام ڈاؤن! اور مجھے بتاؤ ہوا کیا ہے؟"

"وہ مجھے چھوڑ دینگے آپی۔" وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔

"کون چھوڑ دیگا؟" وہ پریشانی سے بولی۔ "جہانگیر کی بات کر رہی ہو؟" جلدی سے سوال کیا۔

"اچھا رونا بند کرو مجھے بتاؤ ہوا کیا ہے؟" مگر وہ اسی طرح روتی رہی۔ اس کو یوں روتے دیکھ کر اُنکی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

"دیکھو تم مجھے پریشان کر رہی ہو۔ میں تم کو یوں روتے نہیں دیکھ سکتی۔" اتنے کم عرصے میں وہ انہیں انشراح کی طرح عزیز ہو گئی تھی۔

فاطمہ نے دوپٹے سے آنکھیں ناک صاف کرتے سڑ سڑ کرتے انہیں الف سے ي تک ساری بات بتائی۔

"فاطمہ فاطمہ۔۔۔۔تم بھی کتنی احمق ہو۔کیا ضرورت تھی تم کو اس سے پوچھنے کی؟ پہلی بات تو وہ ایسا کرنے کا سوچ کر تو دیکھے میں خود اُسکی ٹانگیں توڑ نگی اور رہی بات چھوڑنے کہ تو ٹھیک ہے جو رشتے ٹاکسک ہو جائیں تو اُنھیں چھوڑ دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔"

"تو یہ بات آپ لوگوں کو ان کی شادی کرنے سے پہلے سوچنا چاہیئے تھا۔" وہ بپھر کر بولی۔

"مرد سوچتا ہے عورت کو اپنی محبت میں باندھ کر وہ آسانی سے ہر دوسری منزل کی طرف قدم بڑھا سکتا ہے پھر وہ چاہے مر جائے یا پھر چھوڑ دے عورت تو اُسکی یادوں کی اذیّت میں پل پل جیتی مرتی ہیں۔مجھے دیکھو عبداللہ کے انتقال کے بعد بھی میں آج بھی اسکی محبت کی قیدی ہوں۔مجھے لگتا ہے اگر میں کہیں اور اپنے قدم بڑھاؤں تو وہ جو رہی سہی محبت مجھ سے روٹھ جائیگی۔ہم عورتیں ایسی

ہی ہوتی ہیں۔ذرا سی محبت کے کرم مرد کی قیدی بن جاتی ہیں پھر وہ چاہے جیسا بھی رویّہ رکھے ہمارے ساتھ ،مارے پیٹے،اذیت دے ہم ہر حال میں اللہ کا شکر کرتی اُس کے لیے جینے مرنے کو تیار رہتی ہیں۔یہ کوئی نئ بات نہیں۔"

"اچھا اگر آپ کو پتہ تھا کہ جہانگیر ایسے ہیں تو آپ کو اس بات کا پہلے خیال رکھنا تھا نا آپی۔"

"یہ صحیح ہے کہ جب آپ اپنی اولاد کو صحیح غلط کا فرق نہیں سکھا سکتے اور پھر یہ امید رکھتے ہیں کہ بیوی آکر اسے بدل دیگی تو ایسا تو ممکن نہیں ہے۔میں کیوں ایسے ٹاکسک رشتے کو برداشت کروں؟"وہ بنا ڈرے جھجکے اپنی بات کہہ کر انہیں خاموش کرا چکی تھی۔

"جہاں رشتے میں محبت ہو،گنجائش ہو میں تمہیں اُس کے لیے لڑنے سے منع نہیں کرونگی۔"نشوہ آپی نے اُسکی بات سنکر اسے پھر سمجھایا۔

"جو مرد اپنانا چاہتا ہے وہ بنا بہانے کے آپ کو اپنا لیتا ہے اور رہی بات چھوڑنے کی تو چھوڑنے کے لئے اسے کسی بہانے کی ضرورت ہے نہیں پڑتی وہ یوں ہی

چھوڑ دیتا ہے اور جہاں تک رہی بات جہانگیر کی تو میں اس میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اتنی آسانی سے وہ تمہارے سحر سے آزاد نہیں ہو سکتا میں اسکو جانتی ہوں۔ وہ اپنی چیزوں کے لیے بہت ہی پوزیسیو اور اٹیچڈ ہے۔"

"اب اٹھو شاباش ابھی تمہیں اور بھی محاذ کو سنبھالنا ہے اور تم ابھی سے ہار گئی۔ اٹھو! اٹھ کر فریش ہو کر نیچے آؤ۔ میں تمہارے لئے اچھا سا ناشتا بناتی ہوں۔ چلو اٹھو شاباش۔" وہ اُسکا ہاتھ پکڑتی اٹھاتی ہوئی بولیں۔

اُن کے جانے کے بعد اس نے خوب سوچا اپنے فالتو خیالوں کو پچھاڑا اور چپ چاپ سوجا منہ لیے واشروم میں گھس گئی۔

www.novelsclubb.com

جاری ہے۔